[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R
از عدالت عظمی
رام گنیش تریپتی اور دیگران
بنام
اسٹیٹ آف یو۔ پی۔ اور دیگران
17 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ملازمت قانون – یو پی پالیکا (مرکزی) ملازمت قواعد، 1966 – قواعد 9، 21 – اے – یو پی نگر ادھیکاریوں کے عہدے پر ترقی – منتخب درجہ – اہلیت

یو۔ پی۔ پالیکا (مرکزی) ملازمت میں سہائک نگرادھیکاری کے عہدوں کو ترقی اور براہ راست بھرتی کے ذریعے مساوی تعداد میں پر کرنا پڑتا تھا۔حکومت دس سال تک ان عہدوں پر ایڈ ہاک تقرری کرتی رہی۔ سال 1976 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے صرف 14 افراد کاانتخاب کیا گیا تھا،حکومت نے 1979 میں 1 سے 3اپیلوں سمیت صرف چار افراد کا تقرر کیا تھا۔جن دیگر منتخب امیدواروں کو تقرری نہیں دی گئی تھی انہوں نے حکومت کو ان کی تقرری کی ہدایت کرتے ہوئے مینڈمس کی عرضی کے لیے تحریری درخواست دائر کی۔اپیل کنندگان 4اور 13اور دیگر باقاعدگی سے منتخب امیدواروں کو تقرریاں دی گئیں۔ ID1 پر،حکومت نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ صرف وہی لوگ جنہوں نے چھ سال تک سہائک نگرادھیکاریوں کی حیثیت سے مستقل اور ٹھوس طور پر خدمات انجام دی ہیں وہ یو پی نگرادھیکاریوں کے عہدوں پر ترقی کے اہل ہوں گے اور یہ کہ صرف وہی لوگ جنہوں نے یو پی نگرادھیکاریوں کے عہدوں پر مستقل طور پر خدمات انجام دی ہیں وہ ان عہدوں کے لیے منتخب درجہ کے اہل ہوں گے بشرطیکہ انہوں نے یو پی نگر ادھیکاری/سہائک نگرادھیکاری کے طور پر 15 سال کی خدمت اور یو پی نگرادھیکاری کے طور پر پانچ سال کی خدمت مکمل کر لی ہو۔اس کے بعد، 30.8.84 پر،حکومت نے وقتی ملازمین کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے یو۔پی پالیکا (مرکزی) ملازمت قواعد میں قاعدہ 21اے داخل کیا۔ 20.11.84 پر،حکومت نے 23.5.84 کے اپنے پہلے حکم نامے میں ترمیم کی اور کہا کہ صرف وہی افسران جنہوں نے مستقل طور پر یا ٹھوس طور پر یو پی نگرادھیکاری کے طور پر خدمات انجام دی ہیں،منتخب درجہ کے اہل ہوں گے بشرطیکہ انہوں نے یو پی نگرادھیکاری/سہائک نگرادھیکاری کے طور پر 15 سال کی خدمت اور یو پی نگرادھیکاری کے طور پر پانچ سال کی خدمت مکمل کر لی ہو۔ 23.3.1985 پر،حکومت نے سہائک نگرادھیکاریوں کی سنیارٹی فہرست میں ترمیم کی جس میں صرف وہ لوگ شامل تھے جنہیں براہ راست بھرتی کیا گیا تھا اور جنہیں باقاعدگی سے ان عہدوں پر ترقی دی گئی تھی،فہرست میں وقتی تقرریوں کو شامل نہیں کیا گیا۔تاہم، 17.5.85 پر،حکومت نے قاعدہ 21–A کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، جواب دہندگان اور دیگر وقتی تقرریوں کی خدمات کو باقاعدہ بنایا۔ یو پی نگرادھیکاری کے عہدوں پر خاطرخواہ ترقی کے حقدار سہائک نگرادھیکاریوں کے عہدوں پر باقاعدہ تقرریوں کو وقتی بنیاد پر ترقی دی گئی۔حکومت نے جواب دہندگان اور دیگر وقتی تقرریوں کو وقتی ترقی دی حالانکہ وہ اہل نہیں تھے اور حکومت نے

29.7.86 پر ایک حکم منظور کیا کہ کسی بھی عہدے میں منتخب درجہ صرف 20 فیصد عہدوں پر دستیاب ہوگا اور کم از کم اہلیت 12 سال کی باقاعدہ خدمت ہوگی۔ 13.10.93 پر، حکومت نے جواب دہندگان اور دیگر وقتی ملازمین کو منتخب درجہ عطا کیا جنہیں صرف 17.5.85 پر باقاعدہ بنایا گیا تھا لیکن اپیل کنندگان اور دیگر باقاعدہ ملازمین کو فائدہ دینے سے انکار کر دیا گیا حالانکہ وہ بزرگ تھے۔ اپیل گزاروں نے عرضی درخواست دائر کر کے حکم کو چیلنج کیا۔ عرضی کے زیر التواء ہونے کے دوران حکومت نے سنیارٹی فہرست شائع کی جس میں اپیل گزاروں کو جواب دہندگان سے سینیئر کے طور پر دکھایا گیا۔ تاہم، اپیل گزاروں نے الزام لگایا کہ سنیارٹی کی فہرستوں میں انہیں سینیئر کے طور پر دکھانے کے باوجود انہیں منتخب درجہ نہیں دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے اس عرضی کو نمٹاتے ہوئے کہا کہ اس راحت کو حاصل کرنے کے لیے اپیل گزاروں کو متعلقہ حکام سے رجوع کرنا چاہیے۔ اپیل گزاروں نے یہ اپیل عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف دائر کی۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: اپیل گزاروں نے جواب دہندگان اور دیگر وقتی تقرریوں کو منتخب درجہ دینے کی کارروائی کو چیلنج کیا تھا جنہیں صرف 17.5.85 پر باقاعدہ بنایا گیا تھا اور اس طرح وہ ان کے جونیئر تھے۔ انہوں نے حکومت سے 29 جولائی 1986 کے سرکاری حکم نامے کے مطابق انہیں منتخب درجہ دینے کی ہدایت دینے کا حکم بھی مانگا تھا۔ یہ ان کی شکایت تھی کہ حکومت ان وقتی تقرریوں کو 17.5.85 سے پہلے کی تاریخ سے باقاعدہ تقرریوں کے طور پر غلط سلوک کر رہی تھی۔ ان حقائق اور حالات کے پیش نظر عدالت عالیہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اس بنیاد پر عرضی کو خارج کرے کہ فہرست باقی نہیں رہی اور اپیل گزاروں کو دوبارہ حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دے جو ان کے جائز دعووں کو شکست دینے کے لیے تھی۔ [253-اے-سی]

.1.2۔ قاعدہ 21اے وقتی ملازمین کو ان کی باضابطہ کی تاریخ پر سروس میں مقرر کردہ افراد کے طور پر مان کر ان کی سروس کو ریگولرائز کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ قاعدہ 9 میں کہا گیا ہے کہ اس قاعدے کے تحت مقرر کردہ شخص مذکورہ قواعد کے مطابق انتخاب کے بعد تقرری کی تاریخ سے ہی سنیارٹی کا حقدار ہوگا اور تمام معاملات میں، ان قواعد کے تحت ایسے افراد کی تقرری سے قبل براہ راست بھرتی کے طریقہ کار کے مطابق مقرر کردہ ملازمین سے نیچے رکھا جائے گا۔ ان قانونی قواعد کے پیش نظر، حکومت جواب دہندگان اور دیگر ایڈہاک ملازمین کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتی تھی جن کی خدمات کو 17.5.85 پر باقاعدگی سے پہلے کی تاریخ سے باقاعدگی سے مقرر کیا جاتا تھا۔ نہ ہی حکومت اعلی درجے پر ترقی کے لیے یا منتخب درجہ دینے کے مقصد سے پہلے کی تاریخ سے سنیارٹی کو شمار کر سکتی تھی۔ حکومت نے 23.3.1993 کے حکم کے ذریعے جواب دہندگان اور ان دیگر ایڈہاک ملازمین کو سہائک نگرادھیکاری کے طور پر عہدوں پر شامل ہونے کی تاریخ کے 2 سال بعد سے مستقل طور پر مقرر کردہ ترقی یافتہ کے طور پر مان کر سنیارٹی دینے کی کوشش کی تھی۔ اس طرح وہ جواب دہندگان اور دیگر وقتی ملازمین جنہیں عارضی طور پر مقرر کیا گیا تھا اور جن کی خدمات باقاعدہ نہیں تھیں اور جنہیں صرف 17.5.85 پر باقاعدہ کیا گیا تھا، انہیں 1974 میں مستقل طور پر مقرر کیا جانا چاہیے، جیسا کہ انہیں پہلی بار 1972 میں ان عہدوں پر مقرر کیا گیا تھا۔ مذکورہ حکم کورٹ پٹیشن میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا کیونکہ یہ اپیل گزاروں کے نوٹس میں نہیں آیا تھا۔ یہ جواب دہندگان 3، 7، 8 اور 9 کے جوابی حلف نامے کے ساتھ اس عدالت میں دائر کیا گیا تھا اور تمام جواب دہندگان نے اس پر بھروسہ کیا تھا۔ یہ حکم بھی کالعدم ہونے کا حقدار تھا کیونکہ یہ قانونی قواعد کے مطابق نہیں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے جواب دہندگان اور اسی طرح کے وقتی تقرریوں کو پابند کرنے کے لیے منظور کیا گیا تھا۔ [B-D-254؛ D-F-253]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 16750 آف 1996۔

1993 کے ڈبلیو پی نمبر 39776 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 16.10.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سنیل گپتا اور پی ڈی تیا گی

جواب دہندگان کے لیے ڈی وی سہگل، ایم سی ڈھنگڑا، محترمہ مونیکا گوسین، وی جے فرانسیس اور پی آئی جوس

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جے: اجازت دی گئی۔

عدالت عالیہ کی طرف سے سخت تنقید کے باوجود، فریقین کے درمیان ابتدائی کارروائی میں، کہ حکومت نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا اور تعصب اور اقربا پروری میں ملوث رہی، حکومت نے ایک بار پھر براہ راست بھرتی ہونے والوں کے جائز حقوق کو ختم کرنے کی کوشش کی تا کہ ان وقتی ترقی کے حق میں اور ان کی حفاظت کی جا سکے جو مبینہ طور پر وزراء، قانون ساز اسمبلیوں کے اراکین اور حکومت کے سکریٹریوں کے رشتے دار اور پسندیدہ ہیں۔ انجام دی گئی غلطی کو نہ صرف ختم کرنے کی ضرورت ہے، بلکہ حکومت بھی اس انداز میں کام کرنے پر تنقید کا مستحق ہے۔

اگرچہ یو پی پالیکا (مرکزی) ملازمت قانون (مختصر طور پر قواعد) 1966 میں اس میں مذکور مختلف عہدوں پر بھرتی کے لیے بنائے گئے تھے اور اگرچہ رول 20 کے تحت سہائک نگر ادھیکاریوں کی آسامیوں کو ترقی اور براہ راست بھرتی کے ذریعے مساوی تعداد میں پر کرنا پڑتا تھا، لیکن حکومت دس سال تک ان عہدوں پر وقتی تقرری کرتی رہی۔ یہاں تک کہ جب مذکورہ عہدوں کے لیے بھرتی کا عمل 1976 میں شروع ہوا تھا اور تمام 14 افراد کا انتخاب پبلک سروس کمیشن (جسے اس کے بعد پی ایس سی کہا جاتا ہے) نے کیا تھا، تب بھی حکومت نے صرف چار افراد کا تقرر کیا، جن میں 1979 میں اپیلنٹ نمبر 3 شامل تھے۔ دوسرے منتخب امیدوار جنہیں اس لیے تقرری نہیں دی گئی تھی، انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1980 کی عرضی درخواست نمبر 279 دائر کی تا کہ حکومت کو ان کی تقرری کی ہدایت دی جا سکے۔ اس درخواست میں منظور کیے گئے عبوری حکم کے مطابق، اپیل نمبر 4 اور 13 اور دیگر باقاعدگی سے منتخب امیدواروں کو تقرری دی گئی۔ ان براہ راست بھرتیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے، حکومت کو جواب دہندگان سمیت زیادہ سے زیادہ وقتی تقرریوں کی خدمات ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ ایسا کرنے کے بجائے، ان کی حمایت کرنے کے مقصد سے، حکومت نے انہیں ایڈہاک بنیاد پر یو پی نگر ادھیکاریوں کے اعلی عہدوں پر ترقی دی۔ لہذا اپیل گزاروں نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1980 کی عرضی درخواست نمبر 2808 کو 4.3.82 پر بھر کر ان جواب دہندگان اور دیگر ترقی پانے والوں کی ترقی کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کی اجازت دی، جواب دہندگان کی ترقی کو کالعدم قرار دیا اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ سنیارٹی فہرست تیار کرے اور قواعد کے قواعد 20 اور 21 کے

مطابق یو پی نگر ادھیکاریوں کے اعلی عہدوں پر ترقی کرے۔اس حکم کو ریاستی حکومت اور وقتی تقرریوں نے اس عدالت میں چیلنج کیا تھا لیکن ان کی خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

 ID1 پر، حکومت نے یہ حکم جاری کیا کہ صرف وہی لوگ جنہوں نے چھ سال تک سہائک نگر ادھیکاریوں کی حیثیت سے مستقل اور ٹھوس طور پر خدمات انجام دی ہیں وہ یو پی نگر ادھیکاریوں کے عہدوں پر ترقی کے اہل ہوں گے اور یہ کہ صرف وہی افسران جنہوں نے یو پی نگر ادھیکاریوں کے عہدوں پر مستقل طور پر خدمات انجام دی ہیں وہ ان عہدوں کے لیے منتخب درجہ کے اہل ہوں گے بشرطیکہ انہوں نے یو پی نگر ادھیکاری/سہائک نگر ادھیکاری کے طور پر 15 سال کی خدمت اور یو پی نگر ادھیکاری کے طور پر پانچ سال کی خدمت مکمل کر لی ہو۔اس کے بعد، 30.8.84 پر، حکومت نے ایڈہاک ملازمین کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے قواعد میں قاعدہ 21A شامل کیا۔ایک بار پھر، 20.11.84 پر، حکومت نے اپنے پہلے کے حکم نامے کی تاریخ 23.5.84 میں ترمیم کی اور یہ شرط رکھی کہ صرف وہی افسران جنہوں نے مستقل طور پر یا ٹھوس طور پر یو پی نگر ادھیکاری کے طور پر خدمات انجام دی ہیں، منتخب درجہ کے اہل ہوں گے بشرطیکہ انہوں نے اپ نگر ادھیکاری/سہائک نگر ادھیکاری کے طور پر 15 سال کی خدمت اور یو پی نگر ادھیکاری کے طور پر پانچ سال کی خدمت مکمل کر لی ہو۔ 23.3.1985 پر حکومت نے سہائک نگر ادھیکاریوں کی سنیارٹی لسٹ میں ترمیم کی۔اس میں صرف وہی لوگ شامل تھے جنہیں براہ راست بھرتی کیا گیا تھا اور جنہیں باقاعدگی سے ان عہدوں پر ترقی دی گئی تھی۔جو لوگ وقتی تقرری تھے انہیں مذکورہ فہرست میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔لیکن اس کے فوراً بعد 17.5.85 پر، حکومت نے نئے متعارف کردہ قاعدہ 21A کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، جواب دہندگان اور دیگر وقتی تقرریوں کی خدمات کو باقاعدہ بنایا۔اگرچہ سہائک نگر ادھیکاریوں کے عہدوں پر باقاعدہ تقرری یو پی نگر ادھیکاریوں کے عہدوں پر خاطر خواہ ترقی کے حقدار تھے، لیکن انہیں ایڈہاک بنیاد پر ترقی دی گئی۔ایک بار پھر، حکومت نے جواب دہندگان اور دیگر ایڈہاک تقرریوں کو وقتی ترقی دی حالانکہ وہ اہل نہیں تھے اور ان کے حق میں حکومت نے 29.7.86 پر ایک حکم منظور کیا کہ کسی بھی عہدے میں منتخب فہرست صرف 20 فیصد عہدوں پر دستیاب ہوگا اور یہ کہ کم از کم اہلیت وہی ہوگی یعنی 12 سال کی باقاعدہ خدمت۔ 13.10.93 پر، حکومت نے جواب دہندگان اور دیگر وقتی ملازمین کو منتخب درجہ دیا جنہیں صرف 17.5.85 پر باقاعدہ بنایا گیا تھا، لیکن اپیل گزاروں اور دیگر باقاعدہ ملازمین کو فائدہ دینے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ بزرگ تھے۔

لہذا اپیل گزاروں نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1993 کی عرضی درخواست نمبر 39776 دائر کر کے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا۔درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران حکومت نے سنیارٹی فہرست شائع کی جس میں اپیل گزاروں کو جواب دہندگان سے سینئر دکھایا گیا۔لہذا عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اس سنیارٹی فہرست کے پیش نظر فریقین کے درمیان فہرست برقرار نہیں رہی۔ جہاں تک ان کی مخصوص شکایت کا تعلق ہے کہ سنیارٹی کی فہرستوں میں انہیں سینئر کے طور پر دکھانے کے باوجود انہیں منتخب فہرست نہیں دیا جاتا ہے، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ اس راحت کو حاصل کرنے کے لیے اپیل گزاروں کو متعلقہ حکام سے رجوع کرنا چاہیے۔لہذا 13.10.93 کے حکم کی ملکیت اور قانونی حیثیت پر غور کیے بغیر جسے عرضی میں چیلنج کیا گیا تھا، عدالت عالیہ نے اس مشاہدے کے ساتھ عرضی کو نمٹا دیا۔لہذا، اپیل گزاروں نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عدالت عالیہ کس طرح یہ فیصلہ دے سکتی ہے کہ 31.12.94 کی سنیارٹی فہرست کے پیش نظر اپیل گزاروں کی شکایت برقرار نہیں رہی۔اپیل گزاروں نے جواب دہندگان اور دیگر وقتی تقرریوں کو منتخب درجہ دینے کی کارروائی کو چیلنج کیا تھا جنہیں

صرف 17.5.85 پر باقاعدہ بنایا گیا تھا اور اس طرح وہ ان کے جونیئر تھے۔ انہوں نے حکومت سے 29 جولائی 1986 کے سرکاری حکم نامے کے مطابق انہیں منتخب درجہ دینے کی ہدایت دینے کا حکم بھی مانگا تھا۔ یہ ان کی شکایت تھی کہ حکومت ان وقتی تقرریوں کو 17.5.85 سے پہلے کی تاریخ سے باقاعدہ تقرریوں کے طور پر غلط سلوک کر رہی تھی۔ ان حقائق اور حالات کے پیش نظر عدالت عالیہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اس بنیاد پر عرضی کو خارج کرے کہ فہرست باقی نہیں رہی اور اپیل گزاروں کو دوبارہ حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دے جو ان کے جائز دعووں کو شکست دینے کے لیے تھی۔

قاعدہ 21 اے وقتی ملازمین کو ان کی باضابطہ کی تاریخ پر سروس میں مقرر کردہ شخص کے طور پر مان کر ان کی ملازمت کو باضابطہ کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ قاعدہ 9 میں کہا گیا ہے کہ اس قاعدے کے تحت مقرر کردہ شخص مذکورہ قواعد کے مطابق انتخاب کے بعد تقرری کی تاریخ سے ہی سنیارٹی کا حقدار ہوگا اور تمام معاملات میں، ان قواعد کے تحت ایسے افراد کی تقرری سے قبل براہ راست بھرتی کے طریقہ کار کے مطابق مقرر کردہ ملازمین سے نیچے رکھا جائے گا۔ ان قانونی قواعد کے پیش نظر، حکومت جواب دہندگان اور دیگر وقتی ملازمین کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتی تھی جن کی خدمات کو 17.5.85 پر باقاعدگی سے پہلے کی تاریخ سے باقاعدگی سے مقرر کیا جاتا تھا۔ نہ ہی حکومت اعلی عہدے پر ترقی کے لیے یا سلیکشن گریڈ دینے کے مقصد سے پہلے کی تاریخ سے سنیارٹی کو شمار کر سکتی تھی۔

اس واضح موقف کے باوجود، حکومت نے 23 مارچ 1993 کو اپنے خط کے بذریعے ڈائریکٹر لوکل باڈیز، یو پی لکھنؤ کو مطلع کیا کہ حکومت نے قواعد کے قاعدہ 40(2) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا ہے کہ یو پی پالیکا (سنٹرل) سروس میں سال 1977 سے پہلے سے کام کرنے والے ملازمین کی تصدیق کی تاریخ اور جن کا انتخاب پی ایس سی کے بذریعے نہیں کیا گیا ہے اور جن کو عہدوں پر باقاعدہ نہیں کیا گیا ہے لیکن وہ مسلسل کام کر رہے ہیں، ان کا تعین درج ذیل طریقے سے کیا جائے گا :

"(1) وقتی بنیاد پر مقرر کردہ اور مسلسل کام کرنے والے ملازمین کو اس عہدے پر مستقل بنایا جائے گا جس پر ملازم نے تقرری کے بعد اپنی ڈیوٹی میں شمولیت اختیار کی تھی۔

حکومت نے 23.3.1993 کے حکم کے ذریعے جواب دہندگان اور ان دیگر ایڈہاک ملازمین کو سہائک نگرادھیکاری کے طور پر عہدوں پر شامل ہونے کی تاریخ کے 2 سال بعد سے مستقل طور پر مقرر کردہ ترقی یافتہ کے طور پر مان کر سنیارٹی دینے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح وہ جواب دہندگان اور دیگر ایڈہاک ملازمین جنہیں عارضی طور پر مقرر کیا گیا تھا اور جن کی خدمات باقاعدہ نہیں تھیں اور جنہیں صرف 17.5.85 پر باقاعدہ کیا گیا تھا، انہیں 1974 میں مستقل طور پر مقرر کیا جانا چاہیے، جیسا کہ انہیں پہلی بار 1972 میں ان عہدوں پر مقرر کیا گیا تھا۔ مذکورہ حکم کو عرضی درخواست میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا کیونکہ یہ اپیل گزاروں کے نوٹس میں نہیں آیا تھا۔ یہ اس عدالت میں مدعا علیہ نمبر 3، 7، 8 اور 9 کے جوابی حلف نامے کے ساتھ دائر کیا گیا ہے اور تمام مدعا علیہان اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ حکم بھی کالعدم ہونے کا حقدار ہے کیونکہ یہ قانونی قواعد کے مطابق نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے جواب دہندگان اور اسی طرح کے ایڈہاک تقرریوں کو پابند کرنے کے لیے منظور کیا گیا ہے۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور حکومت کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ کسی بھی وقتی سہائک نگرادھیکاری کے ساتھ سلوک نہ کرے

جسے اصل میں وقتی کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا اور جس کی خدمت کو صرف 17.5.85 پر براہ راست بھرتی کرنے والوں سے سینئر کے طور پر باقاعدہ کیا گیا تھا جنہیں اس تاریخ سے پہلے مقرر کیا گیا تھا۔ ہم قواعد کے قاعدہ 40(2) کے تحت حکومت کی طرف سے منظور کردہ حکم کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں جس کے تحت وقتی کی بنیاد پر مقرر کردہ اور مسلسل کام کرنے والے ملازمین کو ان عہدوں پر مستقل بنا دیا گیا ہے جو ان عہدوں پر شامل ہونے کی تاریخ کے 2 سال بعد سے نافذ ہوگا۔ حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپیل گزاروں اور جواب دہندگان کی سنیارٹی پر غور کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق منتخب درجہ کے لیے اپیل گزاروں کے معاملے پر مزید غور کرے اور 29 جولائی 1986 کے سرکاری حکم نامے کے مطابق بھی۔ اگر وہ اس کے اہل پائے جاتے ہیں تو حکومت انہیں فوری طور پر مذکورہ فائدہ دے گی۔ حکومت آج سے دو ماہ کی مدت کے اندر پوری مشق مکمل کرے گی۔ مقدمہ کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آر۔اے

اپیل نمٹا دی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this document